بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز میں سینہ کھلا ہو تو نماز ہو جائے گی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز کے دوران سینے کے بٹن کھلے رکھنا جس سے سینے کا کافی حصہ نظر آئے اور نیچے کوئی دوسرا کپڑا بھی نہ ہو، اس طرح نماز پڑھنا کیسا ہے؟ برائے مہربانی رہنمائی فرمادیں۔

سائل: محمد فیصل (کوٹ مولوی عبدالقادر، قصور)

جواب

نماز کے دوران سینے کے بٹن اتنے کھلے رکھنا جس سے سینے کا کافی حصہ نظر آئے اور نیچے کوئی دوسرا کپڑا بھی نہ پہنا ہو تو اس طرح نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے کہ یہ کمالِ ادب وتہذیب کے خلاف ہے اور آدمی اپنے بڑوں یا دوسرے لوگوں کے مجمع میں اس طرح جانے سے گریز کرتا ہے، اگر جائے تو غیر مہذب، خفیف الحرکات شمار ہوتا ہے تو جب لوگوں کے سامنے اس طرح جانا معیوب ہے تو بارگاہِ ربوبیت میں اس طرح حاضری دینا کیونکر مناسب ہوگا؟ اللہ تعالیٰ تو اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کی بارگاہ میں حاضری کے لیے زینت اختیار کی جائے۔ البتہ اگر اوپر کا بٹن نہ لگانے سے گلے کے پاس سینے کا معمولی سا حصہ کھلا ہوا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اے آدم کی اولاد! ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے لو۔ (سورۃ الاعراف، آیت: 31)

مذکورہ آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے "نماز کے وقت صرف سترِ عورت کیلئے کفایت کرنے والا لباس ہی نہ پہنو بلکہ اس کے ساتھ وہ لباس زینت والا بھی ہو یعنی عمدہ لباس میں اپنے رب عزوجل کے حضور حاضری دو۔" (تفسیر صراط الجنان، سورۃ الاعراف، آیت: 31، جلد3، صفحہ 300، مطبوعہ کراچی)

ایسے کپڑے جن کو پہن کر آدمی اپنے اکابرین اور دوسرے لوگوں کے سامنے جانے سے گریز کرتا ہے انھیں پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ چنانچہ درمختار وردالمحتار میں ہے "وکرہ.... صلاتہ فی ثیاب بذلۃ یلبسھا فی بیتہ ومھنۃ أی خدمۃ، إن لہ غیرھا وإلا لا (قال فی البحر، وفسرھا فی شرح الوقایۃ بما یلبسہ فی بیتہ ولا یذھب بہ إلی الأکابر والظاھر أن الکراھۃ تنزیھیۃ)" ملتقطاً من الدر ومزیداً من ردالمحتار بین الھلالین" یعنی گھٹیا کپڑے جن کو آدمی گھر میں ہی پہنتا ہے اور کام کاج کے کپڑوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے جبکہ اس کے پاس دوسرے کپڑے بھی ہوں ورنہ مکروہ نہیں۔ صاحب بحر فرماتے ہیں کہ صدرالشریعہ نے ان کپڑوں کی

وضاحت اس طرح کی ہے کہ وہ کپڑے جو آدمی گھر میں پہنتا ہے اور ان کو پہن کر اپنے اکابر کے پاس نہیں جاتا ہے۔ اور ظاہر یہی ہے کہ یہ کراہت تنزیہی ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 640، دارالفکر، بیروت)

اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ہی ایک مقام پر فرماتے ہیں: **"کسی کپڑے کو ایسا خلافِ عادت پہننا جسے مہذب آدمی مجمع یا بازار میں نہ کر سکے اور کرے تو بے ادب خفیف الحرکات سمجھا جائے یہ بھی مکروہ ہے** جیسے انگرکھا پہننا اور گھنڈی یا باہر کے بند نہ لگانا یا ایسا کرتا جس کے بٹن سینے پر ہیں پہننا اور بوتام اتنے لگانا کہ سینہ یا شانہ کھلا رہے جبکہ اوپر سے انگرکھا نہ پہنے ہو یہ بھی مکروہ ہے اور اگر اوپر سے انگرکھا پہنا ہے یا اتنے بوتام **لگالئے کہ سینہ یا شانہ ڈھک گئے اگرچہ اوپر کا بوتام نہ لگانے سے گلے کے پاس کا خفیف حصہ کھلا رہا یا شانوں پر کے چاک بہت چھوٹے چھوٹے ہیں کہ بوتام نہ لگائیں جب بھی کرتا نیچے ڈھلکے گا شانے ڈھکے رہیں گے تو حرج نہیں،** اسی طرح انگرکھے پر جو صدری یا چغہ پہنتے ہیں اور عرف عام میں اُن کا کوئی بوتام بھی نہیں لگاتے اور اسے معیوب بھی نہیں سمجھتے تو اس میں بھی حرج نہیں ہونا چاہئے کہ یہ خلافِ معتاد نہیں هذا ما ظهر لي من كلماتهم والعلم بالحق عند ربي (یہ وہ ہے جو عبارات فقہاء سے بھرپور واضح ہوا باقی حق کا علم میرے رب کے پاس ہے۔ ت)(فتاوی رضویہ، ج 7، ص 386,385، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واضح رہے کہ قمیص پہنی ہو اور فقط سینہ ظاہر ہو جائے تو خلافِ معتاد ہونے کی وجہ سے یہ مکروہ تنزیہی تو ہو سکتا ہے لیکن مکروہ تحریمی نہیں ہو سکتا کیونکہ کراہتِ تحریمی کے لئے کسی ایسی نص کا ہونا ضروری ہے جو مؤول نہ ہو اور وہ یہاں وارد نہیں جیسا کہ درج ذیل عبارات سے واضح ہوتا ہے چنانچہ ردالمحتار میں ہے "ذكر ابو جعفر انه لو ادخل يديه في كميه ولم يشد وسطه اولم يزر ازراره فهو مسيء لانه يشبه السدل اه قلت لكن قال في الحلية فيه نظر ظاهر بعد ان يكون تحته قميص او نحوه مما يستر البدن اه" ترجمہ: امام ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ اگر نمازی نے اپنے بازوؤں کو (قباء کی) آستینوں میں داخل کر دیا اور درمیان سے بندھن نہیں باندھا یا اس نے اس کے بٹن بند نہ کئے تو اس نے برا کیا کیونکہ یہ سدل کے مشابہ ہے اھ۔ (علامہ شامی اس پر لکھتے ہیں) میں کہتا ہوں: لیکن حلیہ میں ہے کہ اگر قباء کے نیچے قمیص یا کوئی اور کپڑا پہنا ہے کہ جس سے بدن چھپ جاتا ہے تو پھر اس کو مشابہ سدل کہہ کر اساءت قرار دینے میں واضح نظر ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 640، دارالفکر، بیروت)

ردالمحتار کی عبارت "فیہ نظر ظاہر" کے تحت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ "جد الممتار" میں فرماتے ہیں: "اقول: النظر ان كان ففي كراهة التحريم، اما التنزيهي فلا شك في ثبوته فانه كثياب بذلة بل اعظم" ترجمہ: میں کہتا ہوں: اگر یہ مکروہ تحریمی ہو تو اس میں نظر ہے، بہر حال مکروہ تنزیہی کے ثبوت میں کوئی شک نہیں کیونکہ یہ کام کاج کے کپڑوں میں نماز پڑھنے کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ (جد الممتار، کتاب الصلاۃ، جلد 3، صفحہ 389، مطبوعہ کراچی)

ردالمحتار کی اسی عبارت پر کلام کرتے ہوئے اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "اقول: وفيه نظر ظاهر فان انكشاف شيء من صدر الرجل وبطنه لا اساءة فيه اذا كان عاتقاه مستورين وانما نهى النبي صلى الله تعالى

علیہ وسلم عما اذا صلی فی ثوب واحد ولیس علی عاتقہ منہ شیء" ترجمہ: اقول (میں کہتا ہوں) حلیہ کے کلام میں بھی واضح نظر ہے کیونکہ مرد کے سینے اور پیٹ کا کوئی حصہ ظاہر ہوجائے تو اس میں کوئی اساءت (برائی) نہیں جبکہ اس کے کندھے ڈھکے ہوں اور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو منع کیا ہے تو وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے اس صورت میں منع فرمایا ہے جبکہ اس کے کندھے پر کوئی شے نہ ہو۔ (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 360، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "خلاف معتاد جس طرح کپڑا پہن یا اوڑھ کر بازار میں یا اکابر کے پاس نہ جاسکے ضرور مکروہ ہے کہ دربار عزت احق بادب و تعظیم ہے۔۔ اور ظاہر کراہت تنزیہی "فان کراھۃ التحریم لابد لھا من نھی غیر مصروف عن الظاھر کما قال ش فی ثیاب المھنۃ والظاھر ان الکراھۃ تنزیھیۃ" **کیونکہ کراہت تحریمی کے لئے ایسی نہی کا ہونا ضروری ہے جو ظاہر سے مؤول نہ ہو،** جیسا کہ علامہ شامی نے کام کے کپڑوں کے بارے میں کہا کہ ظاہر کراہت تنزیہی ہے۔ اور اسے سدل میں کہ مکروہ تحریمی اور اس سے نہی وارد، دخل نہیں کہ وہ بربلس خلاف معتاد نہیں بلکہ کپڑا اوپر سے اس طرح سے ڈال لینا کہ دونوں جانبین لٹکتی رہیں مثلاً چادر سر یا کندھوں پر ڈال لی اور دو بالا نہ مارا یا انگرکھا کندھے پر ڈال لیا اور آستین میں ہاتھ نہ ڈالا" کما فی الدرر وغیرہ (جیسا کہ درر وغیرہ میں ہے۔) اور اگر آستینوں میں ہاتھ ڈالے اور بند نہ باندھے تو یہ بھی سدل نہ رہا اگرچہ خلاف معتاد ضرور ہے۔ **ملتقطاً**" (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 358، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: JTL-0573

تاریخ اجراء: 17 ربیع الاول 1444ھ/14 اکتوبر 2022ء